وفاق المدارس کی طرف سے جاری کردہ مختلف اخباری بیانات اور پریس ریلیز

حکومتی، سیاسی اور مذہبی قیادت سے غیر جانبدار دینی حلقوں کی دردمندانہ اپیل

(پ-ر) وطن عزیز کی موجودہ صورت حال ہر محب وطن پاکستانی کے لیے پریشان کن اور کربناک ہے۔ حکومت اور سیاسی قوتوں کی باہمی کشاکش، مخاصمت اور عدم برداشت نے پوری قوم کو بے چینی اور بے یقینی کی کیفیت سے دوچار کر دیا ہے۔ اور اس سال کے یوم آزادی پر خوشیوں اور مسرتوں کی بجائے پاکستان کے باشندے اس ملک کی بقاء اور سلامتی کے حوالے سے سخت اضطراب میں ہیں۔ ملک میں وزیر اعظم کے مستعفی ہونے، قومی اسمبلی تحلیل کیے جانے اور فوجی مداخلت جیسے انتہائی اقدامات کی افواہیں گردش کر رہی ہیں۔ ان تشویشناک حالات کے نتیجے میں کاروبار ٹھپ ہو چکے ہیں اور معیشت کا پہیہ رک گیا ہے۔ پوری قوم بے یقینی کی سولی پر لٹکی ہوئی ہے اور سیاسی لیڈروں کے شبانہ روز، تند و تیز بیانات سے سخت ذہنی اذیت کا شکار ہے۔

اگرچہ ملکی سیاست میں علماء کرام کی ایک قابل قدر تعداد موجود ہے اور وہ خلوصِ دل سے موجودہ بحران کے خاتمہ کے لیے کوشاں بھی ہیں تاہم اپیل کنندگان جن کا تعلق غیر جانبدار دینی و علمی حلقوں سے ہے، اپنا قومی و ملی فریضہ سمجھتے ہوئے پاکستان کی سیاسی و مذہبی قیادت سے اللہ اور رسول ﷺ کا واسطہ دے کر نہایت دردمندی سے ملتمس ہیں کہ وطنِ عزیز کی سلامتی و بقاء کے لیے ذاتی و گروہی ترجیحات اور مخالفت برائے مخالفت کی سیاست سے بالاتر ہو کر قوم و ملت کی کشتی کو بھنور سے نکالنے کی کوشش کریں۔ غلط فہمیوں کی خلیج کو بھائیوں کی طرح اسلامی و اخلاقی روایات کے تحت دور کیا جائے اور تبدیلی کے خواہاں حضرات اپنی جنگ آئین اور قانون کے دائرہ میں لڑیں۔ اہل سیاست سے وہ اصحاب اقتدار ہوں یا حزب اختلاف یہ حقیقت مخفی نہیں کہ اس وقت مُلک حالتِ جنگ میں ہے اور یہ جنگ ملک کے اندر لڑی جارہی ہے ان حالات میں اتفاق و اتحاد اور وحدتِ ملی کی ضرورت کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ اگر یہ ملک سلامت ہے تو جمہوریت و سیاست بھی سلامت رہے گی، جمہوریت رہے گی تو انتخابات بھی ہوتے رہیں گے اور سیاست دانوں کو اپنے اپنے لائحہ عمل کی تکمیل

کے مواقع بھی ملتے رہیں گے۔تاہم پاکستان کی سلامتی اور بقاء سب پر مقدم ہے۔پوری قوم دعا گو ہے کہ اندرونی و بیرونی پاکستان دشمن طاقتیں اپنی سازشوں میں ناکام ہوں اور وطنِ عزیز پر کوئی آنچ نہ آئے۔ہم نہایت دلسوزی و دردمندی کے ساتھ متحارب تمام قوتوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ مُہم جوئی اور تصادم کی سیاست کا مظاہرہ کرنے کی بجائے حکمت ودانائی سے کام لیں اور قوم وملک کو موجودہ بحران سے نکال کر اندرونی و بیرونی سازشوں کو ناکام بنائیں۔تزاحم وتصادم سے احتراز کریں، سیاست کو سیاسی آداب کے تابع بنائیں اور افہام وتفہیم سے کام لیں اور مذاکرات کے ذریعے شکایات کا خاتمہ کریں اس لئے کہ یہی طریقہ آبرومندانہ اور شائستہ ہے خدا کرے کہ دلسوزی اور خلوص کے یہ چند حروف صدا بصحرا ثابت نہ ہوں۔قوم کے بچے بچے کو اس دعا کا اہتمام کرنا چاہیے کہ یہ ملک سلامتی اور ترقی کی راہِ مستقیم سے نہ ہٹے۔یہاں کے ہر طرح کے بحرانوں کا خاتمہ ہو، یہاں امن وامان اور خوشحالی کا دَوردورہ ہو اور وطنِ عزیز کے کسی بھی باشندے کو جان ومال وعزت وآبرو کے کسی خطرے کا سامنا نہ ہو۔

اپیل کنندگان

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب	مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی
مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب	صدر جامعہ دار العلوم کراچی
حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق سکندر صاحب	مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی
حضرت مولانا عبید اللہ صاحب	مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور
حضرت مولانا عبد المجید صاحب	شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا
حضرت مولانا انوار الحق صاحب	نائب مہتمم دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک (نوشہرہ)
حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم صاحب	نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور
حضرت مولانا مفتی عبد الرحیم صاحب	مہتمم جامعۃ الرشید کراچی
حضرت مولانا مفتی محمد صاحب	مفتی واستاد جامعۃ الرشید کراچی
حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب	مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان

☆......☆......☆

ملک کی موجودہ سنگین صورت حال پر تمام مکاتب فکر کے اکابر علماء کرام کا مشترکہ بیان اور دردمندانہ اپیل

(پ-ر) پاکستان میں تمام مکاتب فکر کے 30 ممتاز، جید اور اکابر علماء کرام شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان، مفتی محمد رفیع عثمانی، مفتی محمد تقی عثمانی، مفتی منیب الرحمان، شیخ الحدیث علامہ سید حسین الدین شاہ، پروفیسر ساجد میر، مفتی محمد نعیم

،مولانا محمد یٰسین ظفر، علامہ سید حافظ ریاض حسین نجفی، علامہ سید قاضی نیاز حسین نقوی، شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک، مفتی عبدالرحیم، مولانا محمد حنیف جالندھری، مولانا فضل الرحیم، مولانا صاحبزادہ عبدالمصطفیٰ ہزاروی، علامہ جلیل احمد نعیمی، مولانا غلام محمد سیالوی، مفتی محمد رفیق حسنی، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی، مولانا انوار الحق، پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی، مولانا یونس بٹ، مولانا فضل حیدری، مولانا عبیداللہ خالد، مفتی ابراہیم قادری، مفتی محمد، قاری مہر اللہ، مولانا محمد یوسف، مولانا قاضی عبدالرشید، نے اپنے ایک مشترکہ بیان کے ذریعہ ملک کے تمام سیاسی رہنماؤں سے یہ دردمندانہ اپیل کی ہے کہ خدارا اس ستم رسیدہ ملک پر رحم کریں، اور سیاسی اختلافات کو باہمی تصادم کی حد تک پہنچانے کے بجائے انہیں باہمی گفت وشنید اور مذاکرات کے ذریعے حل کریں۔ جائز شکایات پر احتجاج بیشک ضرر رسیدہ افراد کا حق ہے۔ لیکن احتجاج کو لڑائی اور دشمنی کی حد تک پہنچا کر ملک کی زندگی معطل کر دینا، جو لوگ روز کے روز کمانے پر مجبور ہیں انہیں ان کے روزگار سے محروم کر دینا اور ملکی معیشت کا پہیہ جام کر دینا مذہبی، اخلاقی یا قانونی معیار پر قابل قبول نہیں ہوسکتا۔ احتجاجی مارچ اور دھرنوں کی بھی کوئی حد ہوتی ہے، ان حدود سے تجاوز کر کے ریاستی اداروں پر دھاوا بولنے کے ارادے اور شہر شہر دھرنوں کے عزائم اجتماعی خودکشی کے مرادف ہیں۔ ہمارا ملک پہلے ہی بیشمار مسائل کا شکار ہے، اور دشمنوں کی سازشیں اس کو اپنا نشانہ بنائے ہوئے ہیں۔ ایسی حالت میں انتشار اور لاقانونیت پھیلانے سے صرف دشمن کے ہاتھ مضبوط ہونگے، اور کسی کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ لہذا ہم حکومت اور احتجاج کرنے والے عناصر دونوں سے یہ دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ بلا تاخیر مذاکرات کے ذریعے مسائل کا حل پیش کریں۔ امید ہے کہ پاکستان کے عوام کسی بھی ایسی کوشش کا ساتھ نہیں دینگے جس سے ملک کی سلامتی متاثر ہوسکتی ہے۔

☆......☆......☆

دھرنے، انقلاب اور آزادی کے نام پر برسرعام مخلوط ناچ گانوں کے ذریعے بے حیائی پھیلانا اللہ کے غیظ وغضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے مخلوط دھرنوں اور حیاسوز مناظر سے پوری قوم کا سر شرم سے جھک گیا ہے۔ دنیا کے سامنے کلمہ طیبہ کے نام پر حاصل کی گئی مملکت خداداد کا حیاباختہ چہرہ پیش کرنے والے خدا خوفی سے کام لیں۔ احتجاج ہر کسی کا جمہوری حق ہے لیکن احتجاج کو گانے بجانے، رقص وسرود اور اچھل کود کی شکل دیکر گندگی اور تعفن پھیلانا اور طویل مدت تک راستے بند رکھنا انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت ہے۔

(پ-ر) ان خیالات کا اظہار مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی، مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا محمد حنیف جالندھری، مولانا انوار الحق اور دیگر اکابر علماء کرام نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ احتجاج ہر کسی کا جمہوری اور آئینی حق ہے اسی لیے ملک کے اکابر علماء کرام سیاسی معاملات اور حکمرانوں اور سیاستدانوں کے باہمی تنازعات سے ہمیشہ لاتعلق اور غیر جانبدار رہتے ہیں لیکن قومی سطح پر دھرنوں، انقلاب

اور آزادی کے خوشنما نعروں کی آڑ میں بے حیائی کو رواج دینے اور خواتین کے ساتھ بدتہذیبی کی شرعا اور اخلاقا کوئی گنجائش نہیں، اس لیے ہم متعلقہ حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے احتجاج کی آڑ میں اسلامی احکامات کی کھلم کھلا خلاف ورزی سے گریز کریں۔ ملک کے جید علماء کرام کا کہنا تھا کہ نوجوان لڑکے لڑکیوں کے مخلوط دھرنوں اور حیا سوز مناظر سے پوری قوم کا سر شرم سے جھک گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کلمہ طیبہ کے نام پر حاصل کی گئی مملکت خداداد کا دنیا کے سامنے حیاباختہ چہرہ پیش کرنے والے خدا خوفی سے کام لیں۔ علماء کرام نے دھرنوں کی آڑ میں رقص وموسیقی اور بے حیائی کو فروغ دینے کی کوششوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے انہیں افسوسناک قرار دیا اور زور دے کر کہا کہ احتجاج اسلامی تعلیمات، مشرقی روایات اور جمہوری انداز سے کیا جائے اسے استعماری قوتوں کی ثقافتی یلغار کا حصہ نہ بننے دیا جائے۔

☆......☆......☆

ملک وقوم کی سلامتی سے کھیلنے کی مزید گنجائش نہیں، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس

(پ-ر) وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ ملک وقوم کی سلامتی سے کھیلنے کی مزید گنجائش نہیں ہے، موجودہ سیاسی تصادم اور انتشار کی فضا سے پوری قوم تشویش واضطراب میں مبتلا ہے، ملکی معیشت اور نظام کا پہیہ جام ہوتا نظر آ رہا ہے، سیاسی قیادت نے اپنی بے تدبیری اور ناقص حکمت عملی اور جذباتیت کی وجہ سے پورے نظام کو بند گلی میں پہنچا دیا ہے، حکومت اور پارلیمنٹ میں اپوزیشن کی اکثر جماعتیں آپس کے اختلافات کے باوجود آئینی وقانونی اور پارلیمانی نظام کو جاری رکھنے کی حامی ہیں۔ مرکزی جامع مسجد گول فیصل آباد میں پاکستان علماء کونسل اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے مرکزی جنرل سیکریٹری صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی کے ہمراہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ پارلیمنٹ سے باہر بعض قوتیں اور ایک پارلیمانی جماعت اس پورے نظام کی بساط کے لپیٹنے کی بات کر رہی ہیں، لیکن وہ بھی اس کے لیے قوم کے سامنے کوئی واضح آئینی وقانونی متبادل پیش کرنے سے قاصر ہے۔ گزرتا ہوا ہر لمحہ پورے ملک اور قوم کو مشکل ترین حالات کی طرف دھکیل رہا ہے، موجودہ مسائل کا مذاکرات، مفاہمت اور گفت وشنید کے علاوہ کوئی حل نہیں ہے، اس لیے ضروری ہے کہ تمام سیاسی قائدین کم از کم وقت میں مسائل کا کوئی قابل عمل اور قابل قبول حل نکالیں، اس میں کسی کی فتح یا شکست یا کسی کی عزت افزائی اور بے توقیری کا تاثر پیدا نہیں ہونا چاہیے۔ پاکستان کی سالمیت، استحکام، امن وسلامتی اور اس بحران سے نکلنے کا کوئی لائحہ عمل سب کی اول ترجیح ہونی چاہیے۔ ہم سب کا مفاد اسلام اور پاکستان سے وابستہ ہے، اس لیے سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مذاکرات کو بامقصد اور جلد از جلد نتیجہ خیز بنایا جائے۔

☆......☆......☆